سید صاحب کا سلسلۂ مراسلت بہت سے لوگوں سے تھا، محنت کی جائے تو ان کے خطوط اہلِ علم سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ ۱۹۵۴ء میں ان سطور کا راقم ہفت روزہ "الاعتصام" میں بطور مدیر خدمات سرانجام دیتا تھا، ان دنوں اس اخبار میں مولانا ابویحییٰ امام خاں نوشہروی نے پانچ خطوط شائع کرائے تھے جو سید صاحب نے ان کے نام ارسال فرمائے تھے۔ یاد پڑتا ہے کہ خطوط کے شروع میں مولانا نے جو نوٹ تحریر کیا تھا اس میں بتایا تھا کہ ان کے پاس سید صاحب کے چھ خطوط تھے، چھٹا خط کاغذات میں کہیں اِدھر اُدھر ہو گیا ہے۔

بہر حال خطوط کا زیرِ نظر مجموعہ بڑا دلچسپ اور لائق مطالعہ ہے۔

نام کتاب: دخترانِ ہند

مصنف: پروفیسر مولانا علم الدین سالک

ناشر: مکتبہ القریش، اُردو بازار، لاہور

صفحات ۳۸۴، کتابت، طباعت، کاغذ، جلد عمدہ، قیمت ۱۲۵ روپے۔

پروفیسر مولانا علم الدین سالک کا شمار پاکستان کی مشہور شخصیتوں میں ہوتا ہے۔ وہ بہت اچھے مقرر، بہت اچھے استاد اور بہت اچھے معلم تھے۔ انھوں نے سیاسیات میں بھی حصہ لیا اور تحریک پاکستان میں بڑی خدمات انجام دیں۔ وہ جنوری ۱۹۰۰ میں لاہور کی ایک نواحی بستی سلامت پورہ میں پیدا ہوئے اور ۷۳ سال سات ماہ کی عمر پا کر ۲ جولائی ۱۹۷۳ کو وفات پائی۔ وہ طویل عرصے تک مسندِ تدریس پر فائز رہے۔ ان کے شاگردوں اور ان سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد شمار سے باہر ہے۔

تدریس کے ساتھ ساتھ انھوں نے تصنیف و تالیف اور مقالہ نگاری و مضمون نویسی کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ زیرِ تبصرہ کتاب "دخترانِ ہند" ان کے مضامین و مقالات کا بہترین مجموعہ ہے جسے پروفیسر ڈاکٹر علی محمد خاں نے مُرتب کیا ہے۔ اس میں دورِ گزشتہ کے برصغیر

کی چھبیس مسلمان خواتین کے حالات بیان کیے گئے ہیں اور ان کی خدمات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ خواتین کی اس فہرست میں وہ خواتین بھی شامل ہیں جن کو اس ملک میں دادِ حکمرانی دینے کے مواقع میسر آئے، وہ بھی ہیں جنھوں نے اپنے دور کے حکمرانوں کو صائب مشورے دے کر کئی قسم کی الجھنوں سے نکالا، وہ بھی ہیں جنھوں نے ادب و شعر کے میدان میں شہرت حاصل کی اور وہ بھی ہیں جو روحانیت اور تقویٰ شعاری میں اونچے مرتبے پر فائز ہوئیں۔

کتاب کا آغاز رضیہ سلطانہ سے ہوتا ہے اور پھر مختلف ادوار میں جن خواتین نے کارہائے نمایاں سرانجام دیے، ان کا خاص ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے۔

مصنف مرحوم نے تمام واقعات صاف اور شستہ و رواں زبان میں تحریر کیے ہیں۔ کتاب کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ برصغیر کی خواتین نے مختلف محاذوں میں کام کیا اور بعد میں آنے والی خواتین کے لیے بہترین مثال قائم کر گئیں۔

اس کتاب کا مطالعہ عورتوں کو بھی کرنا چاہیے اور مردوں کو بھی، بلکہ اس میں تحریر کردہ واقعات بچوں کے علم میں لانے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔

مندرجات و مضامین اور کتابت و طباعت کے اعتبار سے کتاب بلاشبہ قابلِ تحسین ہے، لیکن اس کا سرورق کتاب کے مندرجات و مقاصد سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ اس کو جس تصویر سے مزین کرنا ضروری سمجھا گیا ہے، اسے نہ تو مصنف کی شخصیت اور ذات سے کوئی مناسبت ہے اور نہ کتاب میں بیان کردہ واقعات و حالات سے کوئی تعلق ہے۔ سرورق اس تصویر کے علاوہ بھی خوب صورت اور دیدہ زیب ہو سکتا ہے۔

نام کتاب: حیات ملک العلما

مصنف: ڈاکٹر مختار الدین احمد

ناشر: ادارہ معارف نعمانیہ، ۳۲۳ شاد باغ۔ لاہور